REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲   شمارہ ۲۸

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ رِ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۴/۸ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک مہمان کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ــــــ "حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۰ رِ وفا (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی و محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ او جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

ــــ رمضان المبارک میں بعد نمازِ عصر درس القرآن کے سلسلہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تین روزہ درس مکمل ہونے کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مدرس مدرسہ احمدیہ نے دو روز درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ کل مورخہ ۹/۷ سے آخر رمضان تک مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۳ رشوال ۱۴۰۳ھ   ۱۴ روفا ۱۳۶۲ ہش   ۱۴ رجولائی ۱۹۸۳ء

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا انیسواں کامیاب جلسہ سالانہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ (اڑیسہ)

الحمد للہ کہ صوبہ اڑیسہ میں جماعت احمدیہ کیرنگ کا انیسواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۱ر اور ۲۲ر مئی کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے انتظامات کی تکمیل کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ نیز اشتہارات اور اخبار "سماج" کے ذریعہ اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر بھی کی گئی۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۲۱ر مئی کو جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار عبد الحلیم مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم کی نظم خوانی کے بعد صدرِ جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مقصد کو واضح کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" موصوف نے سورۃ الزلزال کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے بزبان اڑیہ "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر نہایت دلنشین پیرایہ میں کی۔

بعدہٗ عزیزم شیخ الحق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اڑیہ زبان میں ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد علی صاحب کی تھی جس کا موضوع تھا "سنہ ۱۹۷۴ء میں احمدیوں پر ظلم و ستم کے آنکھوں دیکھے حالات" اپنی تقریر میں آپ نے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

آخر میں محترم صدرِ جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر میں آیتِ قرآنی "ولو تقول علینا بعض الاقاویل .... الخ" کی تشریح کرتے ہوئے نہایت ولولہ انگیز انداز میں صادق اور کاذب کا بالتفصیل موازنہ پیش کیا۔

دوسرا اجلاس

یہ اجلاس بھی محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک مکرم سید داؤد احمد صاحب نے کی اور مکرم ناصر احمد خان صاحب نے مکرم فضل الرحمٰن صاحب چوددار کی لکھی ہوئی ایک اڑیہ نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

اجلاس کی پہلی تقریر "دھرم کیا ہے؟" کے عنوان پر بزبان اڑیہ مکرم احسان الحق خان صاحب نے کی جو بہت پسند کی گئی۔

دوسری تقریر لوک سیوا منڈل کے صدر جناب ڈاکٹر رادھا ناتھ رتھ ایڈیٹر "سماج" نے کی۔ آپ نے دنیا میں پھیلی ہوئی بدامنی اور بے چینی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ صرف مذہب اور خالقِ حقیقی کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان اس تباہ کاری اور بدامنی سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اپنی دلی عقیدت کا اظہار فرمایا۔

بعدہٗ محترم صدرِ جلسہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے قرآنی آیات اور بھاگوت گیتا کے شلوکوں کے ذریعہ ثابت کیا کہ آج کی سائنس انسان کو ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ بلکہ مذہب سے حقیقی تعلق اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہی آنے والی ہلاکتوں سے انسان کو بچا سکے گا۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے گھانا کے تبلیغی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت گھانا میں پانچ لاکھ افراد پر مشتمل ایک مضبوط اور مستحکم جماعت موجود ہے اور ۳۰۰ احمدی مساجد، ۷ سیکنڈری سکول اور ۵ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ اس تقریر کے بعد ایک نظم ہوئی جو عزیز ریاض احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے کی اور نظم عزیز محمود خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم سید مبشر الدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کی والہانہ انداز میں تشریح کی۔

ازاں بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک نے "پاکیزہ معاشرہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب آف سورو کی نظم ہوئی اور پھر مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے اڑیہ زبان میں "سناتن دھرم اور اسلام میں موازنہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی جو بہت پسند کی گئی۔

بعدہٗ مکرم منشی احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار عبد الحلیم مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ موضوع تھا "عقائدِ احمدیت اور عشقِ رسول ؐ"۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سید انیس الدین صاحب سیکرٹری جنرل خیر العوام کی تقریر تھی۔ آپ نے

(مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے - پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

مسلمانوں کی باہمی چپقلش اور خستہ حالی کو بیان کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کی آپسی تکفیر بازی کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ایک مسجد "راد حابن کلب" بنی ہوئی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد عمرؓ صاحب مبلغ مدراس نے جماعتی نظام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آیتِ قرآنی واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا کی تشریح فرمائی۔

آخر میں مکرم محمد علی صاحب نے ربوہ کے احمدیوں کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جس کے ساتھ ہی یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرا اور آخری اجلاس

اس روز کا دُوسرا اور آخری اجلاس محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد مکرم منشی احمد صاحب اور عزیز رشید احمد صاحب سندھی نے نظمیں پڑھیں۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید غلام ہادی صاحب معلّم وقفِ جدید نے اور دوسری تقریر مکرم شیخ عبدالعظیم صاحب آف کرڈاپلی نے (بزبان انگریزی) کی۔ اس اجلاس میں شرکت کے لئے جناب این۔ کے چکرورتی کمانڈنٹ 7th بٹالین بھی تشریف لائے تھے۔

مکرم روشن احمد ممتاز صاحب نے نہایت مترنّم اور سُریلی آواز میں ایک اُڑیہ نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترم صدرِ جلسہ نے قرآن، گیتا اور ویدوں کے حوالوں سے واضح کیا کہ دُنیا میں جس قدر بھی نبی اوتار آئے وہ سب خدا کی طرف سے تھے۔ اور ان سب نے یہی تعلیم دی کہ انسان اپنے حقیقی خالق و مالک خدا سے تعلق پیدا کرکے حقیقی امن، قلبی راحت اور شانتی کو حاصل کرے۔ اس کے بغیر دلی سکون اور امن و سلامتی کی کوئی اور راہ نہیں ہے۔

اختتامی صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ جس کے ساتھ ہی جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا اُنیسواں[19] جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ اس کے مفید اور دیرپا اثرات مترتب فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ سعید روحیں جوق در جوق اسلام کے امن بخش سایہ میں پناہ لیں۔ آمین ؏

مُلکی اتحاد اور قومی یکجہتی کے قیام کے لئے
"بیت النُّور" حیدر آباد میں کامیاب جلسہ

حیدر آباد (آندھرا) سے مورخہ ۲۴/۶/۸۳ کو شائع ہونے والے روزناموں "ملاپ" "منصف" اور "سیاست" میں شائع شدہ خبر کے مطابق گزشتہ روز رات کو محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی صدر یونائیٹڈ ہندو مسلم فرنٹ حیدر آباد کی جانب سے اُن کی جائے رہائش "بیت النّور" واقع بنجارہ ہلز پر ملکی استحکام و سالمیت اور قومی اتحاد و یکجہتی کے قیام کے لئے مسٹر ٹی چندر شیکھر ریڈی ایڈیٹر "دکن کرانیکل" اور نامور صحافی مسٹر سید رضا علی کی گراں قدر خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب آصف پاشاہ صدر نشین اقلیتی کمیشن نے کی۔ جناب نواب طاہر علی خان صاحب صدر نشین اقلیتی کانگریس اور جناب کے۔ ایم خان اس تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ جلسہ سے چیف جسٹس آندھرا پردیش ہائیکورٹ جناب کے۔ مادھو ریڈی۔ جناب عارف الدین سلیم جنرل سیکرٹری وایڈیٹر "نیوتا ٹرسٹ" جناب کے۔ ایم خان اور جناب رضا علی نے خطاب کیا۔ اور ان عظیم مقاصد کے لئے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی مساعی کو سراہا۔

اس موقع پر محترم سیٹھ صاحب موصوف کے صاحبزادے عزیز محمد عرفان احمدی نے چیف جسٹس کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جبکہ عزیز محمد سبحان احمدی نے گلپوشی کی۔ جناب سید رضا علی کو چیف جسٹس نے شال اُوڑھائی۔ آخر میں جناب سعید شہیدی، جناب کنول پرشاد کنول اور جناب انور ہاشمی نے کلام سنایا۔

واضح رہے کہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی جماعتِ احمدیہ یادگیر (کرناٹک) کے امیر اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے رکن بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی ان مخلصانہ مساعی کو مفید اور نتیجہ خیز بنائے۔ آمین ؏

ڈالڈا کا دُھالا آپ اور آپ کے بچوں کیلئے ضروری ہے

رہے گا حشر تک فیضانِ نبوی کا اثر پیدا

رہے گا حشر تک فیضانِ نبوی کا اثر پیدا
کرے گی چشمِ نرگس باغِ دیں میں دیدہ ور پیدا

ہوئی حیران نرگس دیکھ کر روئے محمدؐ کو
بصیرت نے کیا اس میں عجب نورِ بصر پیدا

محمد مصطفیٰؐ کے حسنِ کامل ہی کی برکت سے
بروئے ماہِ کنعاں ہوں گے اب رشکِ قمر پیدا

دمِ عیسیٰ سے سُنتے آئے ہیں مُردہ ہوئے زندہ
ہوئے اُمّت میں کتنے ہی مسیحی دم بشر پیدا

محمد مصطفیٰؐ ہی باعثِ تخلیقِ عالم ہیں!
ہوئے اُن کے لئے نخل و حجر شمس و قمر پیدا

یہ جنّت اور ملائک حور و غلماں لوح اور کرسی
ہوئے ہیں دشت و دریا کوہسار و بحر و بر پیدا

محمد مصطفیٰؐ کی سطوتِ عالی کا کیا کہنا!
انہیں کے جلووں سے ہوتے ہیں یہ شام و سحر پیدا

بہارِ جاوداں چھائی ہوئی ہے باغِ احمدؐ میں
رہیں گے اس میں ہوتے حشر تک نخلِ ثمر پیدا

محمد مصطفیٰؐ اس وقت سے نبیوں کے خاتم ہیں
نہیں پیدا ہوئے تھے جبکہ حضرت بوالبشرؑ پیدا

ہوئے مبعوث سارے انبیاء ان ہی کی نصرت کو
ہوئے عیسیٰؑ و موسیٰؑ نوحؑ و شیثؑ و بوالبشرؑ پیدا

خلیل اللہ کے ہاتھوں سے چٹیل خشک میداں میں
ہوئے احمدؐ کی خاطر کعبہ کے دیوار و در پیدا

ذبیح اللہ کے قدموں سے جاری ہوگیا چشمہ
دُعائے ہاجرہؑ نے کردیا ایسا اثر پیدا

وہی ہیں "وہ نبی" جس کی بشارت دی تھی موسیٰؑ نے
ہُوا قولِ مسیحؑ پورا، ہوئے خیر البشرؐ پیدا

محمد مصطفیٰؐ کی قوّتِ قدسی کی برکت سے
ہوئے شیخینؓ و عثمانؓ و علیؓ سے تاجور پیدا

تھی انگشتِ مبارک میں نہاں طاقت خُدائی کی
ہُوا تھا آسماں پر معجزہ شق القمر پیدا

ہوئی تھی جبکہ اثنائے سفر پانی کی نایابی
ہوئی تھی انگلیوں سے اُن کے پانی کی نہر پیدا

ہوئے سیراب گھوڑے اُونٹ جملہ ہمسفر سارے
ہُوا تھا قافلہ کے دل میں ہیبت کا اثر پیدا

محمد مصطفیٰؐ از روئے قرآں مہرِ تاباں ہیں!
ہُوا ہے جس کی ضَو سے چودھویں شب کا قمر پیدا

غلامانِ محمدؐ پاتے ہیں الہامِ ربّانی
ہزاروں ہی ہوئے اُمّت میں ایسے نامور پیدا

ہمیشہ سے چلا آیا ہے یہ قانون دُنیا میں
کئے حق نے برائے راہنمائی راہبر پیدا

نبوّت کی ردا اوڑھے محمدؐ کا غلام آیا
کیا ختمِ نبوّت کی مُہر نے وُہ اثر پیدا

نہیں اُتریں گے عیسیٰ ابنِ مریم آسمانوں سے
دُعا اُن کے اُترنے کی نہ کر پائی اثر پیدا

اٹل قانونِ فطرت ہے سرِ آغازِ دُنیا سے
کہ بطنِ تیرگیٔ شب سے ہوتی ہے سحر پیدا

خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ ایک کرشمہ ہے
کہ پتھر کے شکم سے ہوتے ہیں لعل و گہر پیدا

بہت ہی انتظارِ جانکاہ کرتے ہیں ہم اس کا
تب ہوتا ہے حرفِ بحرِ عماں سے اِک گہر پیدا

امامِ وقت[1] کا پہچان لینا کچھ نہیں مشکل
اگر ہو قلب میں خوفِ خدائے جلوہ گر پیدا

ہے فقدانِ بصیرت جن میں وہ کیا خاک دیکھیں گے
فرازِ آسماں پر گرچہ ہوں لاکھوں قمر پیدا

سوائے حق تعالیٰ دہر کی ہر چیز فانی ہے
پیے جامِ فنا اِک دن جو ہوتا ہے بشر پیدا

تعجب ہے وہ کہتے منبروں سے یہ نہیں تھکتے
پئے اصلاحِ حالِ زارِ اُمّت ہوں عمرؓ پیدا

صلاح الدین ایوبی سے بڑھ کر کوئی غازی ہو
تمنّا ہے کہ عالَم میں ہو مافوق البشر پیدا

جو اپنی پھونک سے ہی طرزِ دُنیا کو بدل ڈالے
جہاں کا رنگ بدلے اور نئے ہوں بحر و بر پیدا

خیالوں میں تو ایسی کوئی ہستی ہو تو سکتی ہے
ہُوا ایسا نہیں ہرگز اور نہ ہو ایسا بشر پیدا

وہ سیلِ اشک جیسے نوحؑ کا طوفان اُٹھتا ہے
مگر دل میں نہیں ہوتا ہے ذرّہ بھر اثر پیدا

سرِ راہ وہ ملے آنکھیں بچا کر بڑھ گئے آگے
خُدایا میری آہوں کا ہُوا اِتنا اثر پیدا

یہ اقلیمِ سخن کے کجکلاہ کا فیض ہے عاجز
کیا ہے شاعری میں طرز و اندازِ فکر پیدا

★ــ سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ دہلوی

[1] مراد حضرت مسیح موعود و مہدیٔ مسعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ؏

خدا کی طرف سے نفرت کی تعلیم نہیں ہو سکتی وہ تو سراسر محبت کا پیغام دیتا ہے

نوعِ انسانی سے نفرت کا کوئی ایک واقعہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہیں ملتا

سب سے آسان رستہ احمدیت کو پرکھنے کا یہ ہے کہ خدا سے دُعا کریں اور اُس سے فیصلہ چاہیں!

قیامت کے دِن یہ عذر کہ ہمیں علم نہیں اور ہماری محرومی کا ذمہ دار کوئی اور ہے ہرگز نہیں چلے گا!

مورخہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء کو ربوہ میں ضلع شیخوپورہ سے آئے ہوئے احباب نے جن میں قریباً ۱۲ مہمان دوست بھی تھے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات کی۔ اس موقعہ پر حضور نے جو ارشادات فرمائے انہیں افادہ احباب کی خاطر روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲ مارچ ۱۹۸۳ء سے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

حضور نے مہمان دوستوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مذہب پر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اس کے نام پر نفرت پھیلائی جائے۔ اس سے بڑی بدقسمتی اور اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس کے نتیجے میں دُنیا میں ہمیشہ دہریت پھیلی ہے۔ اشتراکیت کے علاقے میں کروڑہا آدمی (اب تو ان کی تعداد ایک ارب سے بھی زائد ہو گئی ہے) کلیتہً دہریہ ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائی دنیا میں جہاں سے یہ لوگ آئے، ان کے نام لیواؤں اور پادریوں نے مذہب کے نام پر جبر شروع کیا اور ظلم کرنا شروع کر دیا جب یہ صورت حال ہو تو انسان سوچتا ہے کہ وہ خدا جس کے نام پر خدا کے بندوں پر ظلم کئے جا رہے ہوں وہ کیسا ہوگا؟ پھر وہ یقین کر لیتا ہے کہ مذہب تو صرف قصے اور کہانیوں کا نام ہے۔

ہماری سوسائٹی

کا بھی آجکل یہی حال ہے۔ بعض لوگ مسجدوں میں اللہ اور اللہ کے رسُولؐ کا نام لے کر نفرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک ہی ماں کے بیٹے ہوں اور ایک بیٹا اپنی ماں کے نام پر دوسرے بیٹوں کے خلاف دشمنی اور منافرت کی تعلیم دے، کوئی معقول آدمی اس بات کو مانے گا کہ اس کی ماں نے ایسا کہا ہے؟ اگر واقعۃً ایسا ہو تو پھر وہ سوتیلی ماں ہوگی حقیقی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا وہ خود جھوٹا ہے یا پھر جس کے نام پر یہ تعلیم دے رہا ہے وہ جھوٹا ہے۔ لیکن چونکہ ہر آدمی میں سوچنے کی اہلیت نہیں ہوتی اس لئے عموماً لوگ مذہبی راہنماؤں کی نفرت کی تعلیم سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ یہ نہیں سوچتے کہ مذہبی راہنما بگڑ گئے ہیں۔ بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کی بنیادیں ہی خراب ہیں اور جس کا نام لیا جا رہا ہے وہ سب غلط ہے۔

اس لئے آج قوم کو سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ اگر تم خدائے واحد کی طرف منسوب ہو رہے ہو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے نفرت کی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ وہ تو سراسر محبت کا پیغام دیتا ہے۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہارا تعلق ہے تو پھر یہ بھی یاد رکھو کہ آپؐ کا نام قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین آیا ہے۔ نوعِ انسان سے نفرت کا کوئی ایک واقعہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہیں ملتا۔ آپؐ نے اپنے دشمنوں کو بھی کبھی نفرت کی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اور اپنی طرف منسوب ہونے والوں سے تو معاملہ ہی بالکل الگ ہے۔ ایک حیرت انگیز جذبۂ رحمت اور جذبۂ شفقت آپؐ کے اندر موجزن تھا۔ ایک غزوہ سے واپسی پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ قیام فرمایا اس موقعہ پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ایسی خطرناک بات کہی جسے کوئی مسلمان بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن

حضورؐ کی سیرت کا صحابہؓ پر ایسا اثر تھا

کہ سارا لشکر اسلام اس کو برداشت کر گیا۔ حالانکہ سب کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے۔ اس نے کہا کہ مدینہ پہنچنے پر میں خود جو معزز ترین انسان ہوں (نعوذ باللہ) ذلیل ترین انسان کو جس سے اس کی مراد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم تھے مدینہ سے نکال دوں گا۔ یہ ایسی خبیثانہ بات تھی جو دلوں کو مشتعل کر سکتی تھی۔ اس کے باوجود ایک تلوار بھی اس کے خلاف نہیں اٹھی۔ صحابہؓ غم سے نڈھال ہو گئے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اسے کچھ نہیں کہا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے حضورؐ سے اپنے باپ کے خلاف کچھ کہنے کی اجازت چاہی لیکن حضورؐ نے اُسے بھی منع فرما دیا۔ لیکن یہ بات اُن کے دل میں کھٹکتی ضرور رہی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باقی صحابہؓ کا کیا حال ہوا ہوگا۔ جب لشکر اسلام مدینہ میں داخل ہونے لگا تو عبداللہ کا بیٹا حضورؐ کی اجازت کے بغیر از خود تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور باپ کا راستہ روک لیا۔ اس نے باپ سے یہ کہا کہ تم نے جو حرکت کی ہے میں اُسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے جب تک تم اپنی زبان سے یہ اعلان نہ کرو کہ میں دُنیا کا سب سے ذلیل انسان ہوں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے سب سے معزز انسان ہیں اس وقت تک میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اور اگر اس اقرار کے بغیر تم نے داخل ہونے کی کوشش کی تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے یہ اعلان کیا تو اس کے بیٹے نے اُسے شہر میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے اسے بھی پسند نہیں فرمایا کہ بیٹا اپنے باپ پر اس طرح سختی کرے۔

یہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حوصلہ، آپؐ کی وسعتِ قلبی، آپؐ کا احسان اور آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا۔ یہ سلوک ایسے کھلے دُشمنوں کے ساتھ تھا جو دُشمنی میں اس قدر بڑھ گئے کہ گندی گالیوں پر اُتر آئے۔ اسی طرح اپنے ماننے والوں کو بھی آپؐ نے اسی قسم کے حلم اور بُردباری کی تعلیم دی۔ اس کے بالمقابل

یہاں یہ حال ہے

کہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لے کر مشتعل کیا جاتا ہے کہ فلاں کو قتل کر دو۔ فلاں کو ختم کر دو۔ ان کے گھروں کو آگ لگا دو۔ سوچنے والی بات ہے کہ کبھی نُور سے بھی اندھیرا پھوٹتا ہے؟ یہ تو بالکل ویسی ہی بات ہے کہ رات ہو جانے پر کوئی کہہ دے کہ رات پڑ گئی ہے کیونکہ سُورج نکل آیا ہے۔ ہر آدمی کہے گا پاگل ہو۔ کبھی سُورج سے بھی رات نکلی ہے؟ لیکن یہاں بالکل یہی ہو رہا ہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کسی میں یہ اخلاقی جرأت نہیں کہ وہ ایسے لوگوں سے کہے کہ تم دین کا نام لے رہے ہو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔ اور کہتے ہو کہ نفرت کی یہ باتیں وہاں سے پھوٹی ہیں۔ خدا کا خوف کرو۔ وہ وجود جس کو خدا نے تمام عالمین کے لئے رحمت بنایا ہے اُس کی طرف تم یہ ظلم منسوب کر رہے ہو؟ آپؐ کے نام پر مذہب میں جبر کی تعلیم دے رہے ہو؟ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اتنی واضح بات ہے کہ جس طرح کوئی موت کا نام زندگی رکھ دے اور زندگی کا نام موت رکھ دے۔ اس کے لئے تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید جھوٹ بول رہا ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ زندگی ایک چیز ہے موت الگ چیز ہے۔ اسی طرح روشنی الگ چیز ہے اور اندھیرا الگ چیز ہے۔ اس کے باوجود مذہب کے نام پر مظالم دُنیا میں چل رہے ہیں۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت کا تو یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپؐ سفر میں تھے تو ایک پرندے کی آواز آئی۔ آپ، لوگوں نے لاکھوں پرندوں کی آوازیں سُنی ہیں لیکن کبھی خیال بھی نہیں ہوا ہوگا کہ وہ خوش ہیں یا غمگین۔ لیکن حضورؐ کی طبیعت میں اتنی نفاست، اتنی باریکی اور ہر زندگی کے لئے اتنا احساس پایا جاتا تھا کہ آپؐ نے اُس پرندے کی آواز میں غم اور بے چینی محسوس کی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس پرندے کی آواز میں بے چینی ہے۔ پتہ کرو اسے کیا دکھ پہنچا ہے؟ صحابہؓ نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کسی نے گھونسلے سے اُس کے بچے نکال لئے ہیں۔ اس درد کی وجہ سے بچوں کی ماں چیخیں مار رہی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ابھی جاؤ اور بچے واپس گھونسلے میں

رکھواؤ۔ تب حضورؐ کو چین نصیب ہوا۔

اُسی رحمت کا سرچشمہ ہو اور اسی کے نام پر مساجد میں دن رات نفرت کی تعلیم دی جارہی ہو، گالیاں دی جارہی ہوں، اور ایک دوسرے کے خلاف بے بنیاد باتیں پھیلائی جارہی ہوں اور ساری قوم سوئی رہے، ان کو کوئی غیرت نہ آئے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ غیرت سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایسا کرنے والوں کو زدوکوب کیا جائے۔ غیرت یہ ہے کہ اُن کو کہا جائے کہ

خُدا کا خوف کرو

ایسی باتیں کرکے تم خُدا اور اس کے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر رہے ہو۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ خدا کے نام پر، اس کا نام پڑھ کر اس کے بندوں کی طرف تیر چلائے جارہے ہیں۔

پس تقوٰی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی باتیں نہ کی جائیں۔ جب تک قوم تقوٰی اختیار نہیں کرتی اس وقت تک وہ اللہ کی رحمت کی توقع نہیں رکھ سکتی۔ معاشرے کی حالت دن بدن خراب ہورہی ہے۔ اتنی گندگی، بے حیائی اور فساد پھیل چکا ہے کہ اب معاملہ قابو میں نہیں رہا۔ آخر اللہ کو اُمتِ مسلمہ کی پرواہ کیوں نہیں رہی؟ اس لئے ہی کہ اس میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ جب قوم نے اپنی بُنیادیں ہی اُکھیڑ دی ہوں اور تقوٰی سے خالی ہوگئی ہو تو پھر اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس پر رحم کرے۔ اور اس کی فکر کرے۔ خدا کا رحم تب نازل ہوتا ہے جب قوم تقوٰی پر قائم ہو۔

اب میں آپ کو اختلافات کے حل کا ایک ایسا آسان طریق بتاتا ہوں جس سے بہتر کوئی طریق نہیں ہے۔ اگر خُدا نے کسی کو بھیجا ہے تو سب سے زیادہ اس بات کا علم خود اس کو ہے۔ اور اگر اس نے نہیں بھیجا، تب بھی وہی جانتا ہے۔ اس لئے خُدا سے کیوں نہیں پوچھتے کہ یہ دعویدار سچا ہے یا نہیں؟ کیا زید یا بکر کو زیادہ پتہ ہے کہ اس دعویدار کو خُدا نے بھیجا ہے یا نہیں؟ سیدھی اور دو ٹوک بات ہے کہ خُدا جو علام الغیوب ہے اس سے پوچھا جائے۔

ایک شخص دعوٰی کرتا ہے کہ میں وہی ہوں جس کو خُدا نے بھیجنا تھا۔ میں نے ایک جماعت قائم کردی ہے اور اسے نیکی کے رستوں پر چلا دیا ہے۔ لیکن آپ

لوگ بے فکر ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں

کہ مولوی صاحب کہتے ہیں یہ شخص جھوٹا ہے۔ اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیا آج تک کسی مذہب نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب لوگ مرجائیں گے تو وہ مولوی یا پنڈت کو خُدا کے سامنے پیش کریں گے کہ اے خُدا! ہم نے تیرے بھیجے ہوئے کو اس لئے نہیں مانا تھا کہ مولوی صاحب یا پنڈت صاحب نے کہا تھا کہ نہ مانو۔ اور خُدا اس عذر کو قبول کرلے گا۔ خدا نعوذ باللہ من ذلک نادان تو نہیں کہ اِس قسم کے بہانوں کو مان لے۔ قرآن کریم میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ کہیں گے کہ اے خُدا! یہ ہیں ہمارے بڑے لوگ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ اور ہمیں ہدایت قبول کرنے سے باز رکھا تھا۔ اس پر خُدا فرمائے گا تم دونوں جہنمی ہو۔ گمراہ کرنے والے اور بھڑکانے والے بھی اور اُن کے پیچھے چلنے والے بھی۔

پس جس حالت میں کہ قرآن کریم یہ اعلان کر رہا ہے تو پھر ساری قوم کو یہ اطمینان کیسے ہوگیا کہ چونکہ مولوی کہتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اس لئے نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ عذر کہ ہمیں علم نہیں ہے اس لئے ہم قیامت کے دن کسی مولوی کو پیش کردیں گے ہرگز نہیں چلے گا۔ قرآن اور حدیث سے کوئی عذر ثابت نہیں ہے۔ پس اگر مولوی صاحبان کی گواہی قبول ہوجائے گی اور اُن کی سفارش آپ کو بچالے گی تو آپ بے شک ان کے پیچھے چلیں۔ لیکن اگر اُن کی گواہی قابلِ قبول ہی نہ ہو تو پھر اُن کے پیچھے کیوں چلتے ہیں؟ بعض لوگوں نے اپنی طرف سے اس قسم کی باتیں بنائی ہوئی ہیں کہ ہماری بات خدا کے سامنے بھی چلتی ہے۔ بعض پیر کہہ دیتے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں۔ قیامت کے دن ہماری سفارش کام آئے گی۔ مگر یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک پیر صاحب کسی زمیندار کے پاس گئے اور اس سے کہا تم نے گناہ بخشوانے ہیں؟ اُس نے کہا کیوں نہیں، ضرور بخشوانے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا کیا پھر تمہیں پُل صراط کا کوئی خطرہ نہیں؟ اُس نے کہا خطرہ تو بہت ہے، لیکن کیا کیا جائے؟ پیر صاحب نے کہا سیدھی اور آسان بات ہے کہ تم میرے پیچھے چلو تو پُل صراط سے بآسانی گزر جاؤ گے۔ ورنہ پُل صراط عبور نہیں کرسکو گے۔ زمیندار نے کہا پھر کیا کروں؟ پیر صاحب نے کہا تمہاری بھینس بڑی اچھی ہے۔ یہ مجھے دے دو تو پُل صراط میں ٹپا دوں گا یعنی عبور کرا دوں گا۔ چنانچہ دونوں کا سودا ہوگیا۔ زمیندار کی بھینس اچھی پلی ہوئی اور مضبوط تھی۔ اُس نے بھینس کو اچھی غذا دے کر اور اس کا اپنا دُودھ پلا کر اُسے خوب موٹا تازہ کیا تھا (بعض لوگ شوق سے بھینس کو اُس کا اپنا دُودھ پلا کر خوب مضبوط کرلیتے ہیں) پیر صاحب نے بھینس کو پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے تو انہیں اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا۔ اس پر پیر صاحب نے زمیندار سے کہا کہ اگر تم نے واقعی بغیر کسی خطرے کے پُل صراط پار کرنا ہے تو پھر بھینس خود میرے گھر جاکر چھوڑ آؤ۔ زمیندار بے چارہ بڑا سادہ تھا۔ بھینس کو لے کر پیر صاحب کے ساتھ چل پڑا۔ رستے میں کھالا پڑتا تھا۔ بھینس اور زمیندار باآسانی اسے عبور کرگئے لیکن پیر صاحب بیچ میں گر پڑے زمیندار نے وہیں سے بھینس کو واپس موڑتے ہوئے کہا پیر صاحب! "تہاڈے کولوں کھالا تے ٹپیا نئیں جاندا، تے پُل صراط کیتھوں ٹپا دو گے" یعنی چھوٹا سا کھالا تو تم عبور نہیں کرسکے، ہمیں پُل صراط کیسے عبور کرا سکو گے؟

قرآن کریم بھی یہی بات بیان کرتا ہے کہ ان کے اپنے بوجھ تو اُن سے اُٹھائے نہیں جاتے تمہارے بوجھ کس طرح اُٹھا سکیں گے۔ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ گناہوں میں دن رات ملوّث ہیں۔ اور اپنے نفس کی حرص میں مبتلا ہیں۔ اور دعوٰی یہ کر رہے ہیں کہ تمہیں بھی حرص سے آزاد کریں گے۔ اور تمہارے گناہ اُٹھالیں گے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ فرماتا ہے، لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (فاطر آیت:۱۹) کہ قانون یہی ہے کہ کوئی جان کسی دُوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھا سکے گی۔

پس

سب سے آسان رستہ

یہ ہے کہ خدا سے دُعا کریں اور اُس سے فیصلہ چاہیں۔ آپ کو جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ کوئی پتہ نہیں کس وقت بُلاوا آجائے۔ بعض دفعہ گھر جاتے ہوئے آدمی دم توڑ دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ اُٹھتے بیٹھتے جان نکل جاتی ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب واقعتہً خُدا کی طرف سے ہیں تو مرنے سے پہلے پہلے آپ کو فیصلہ کرنا پڑے گا۔ یہ ایسی بات نہیں ہے کہ کہہ دیا جائے "کوئی فرق نہیں پڑتا سب کچھ ٹھیک ہے"۔ دُنیا میں تو انسان سمجھتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن آگے جاکر معاملہ ٹھیک نہیں رہے گا۔ اگر قادیان سے اُٹھنے والی آواز سچی ہے تو ہر ایک سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس آواز میں کوئی سچائی نہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن یہ فیصلہ کہ یہ دعویدار سچا نہیں، آپ نے از خود کیسے کرلیا؟ نہ آپ کے پاس علم ہے، نہ آپ کو تحقیق کا موقع ملا۔ آنکھیں بند کرکے کسی کی باتوں پر اعتبار کرلیا۔ اور سمجھ لیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ اور یہ خیال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا کے لحاظ سے انسان اپنے آپ کو ٹھیک سمجھتا ہے۔

اس لئے دُعا کریں اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ اے خُدا! اگر مذہب کے نام پر نفرتیں پھیلانے والے سچے ہیں تو پھر قرآن کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس سے مختلف کیوں نظر آتا ہے جو یہ پیش کر رہے ہیں؟ اور جن کو یہ لوگ جھوٹا کہہ رہے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو پھر تُو ہماری راہنمائی فرما۔ تاکہ ہم بھی اس راہ کو اختیار کرکے اپنی عاقبت سنواریں۔ اگر آپ دیانتداری اور تقوٰی سے یہ دُعا کریں، تو جس خدا سے آپ مدد مانگیں گے وہ کس طرح آپ کی غلط راہنمائی کرسکتا ہے۔ دل میں نیکی، تقوٰی، اخلاص اور خوفِ خدا ہو تو پھر

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔!!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

مولانا عبید اللہ سندھی یقیناً احمدیت سے متاثر تھے

ماہنامہ "برہان" دہلی کے ایک تبصرہ پر طائرانہ نظر

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ۔ ربوہ

جناب پروفیسر محمد اسلم صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نہایت محنت اور عرقریزی سے دیوبند کے ممتاز اور نامور عالم مولانا عبید اللہ سندھی (۱۸۷۲ء-۱۹۴۴ء) کے سیاسی مکتوبات کا ایک قابلِ قدر اور معلومات افزا مجموعہ مرتب فرمایا ہے جسے پہلی مرتبہ JOURNAL OF THE PUNJAB UNIVERSITY HISTORICAL SOCIETY نے اپنی جنوری ۸۰ء تا دسمبر ۸۱ء کے ایشوع میں شائع کیا۔ اور بعد ازاں اس کی افادیت کے پیشِ نظر ندوۃ المصنفین سمن آباد لاہور نے حال ہی میں اسے کتابی شکل میں بھی چھاپ دیا ہے۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب کی ہمت و جرأت قابلِ داد ہے کہ اُنہوں نے بلا خوفِ ملامتِ لائم اِس مجموعۂ خطوط میں پہلی بار مولانا سندھی کے اُن خطوط کو بھی شامل فرمایا ہے جن سے اُن کے جماعتِ احمدیت سے روابط کا انکشاف ہوتا ہے۔ مثلاً آپ ۲ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں:-

"آپ کو معلوم نہیں کہ مَیں مولانا نور الدین مرحوم کی خدمت میں کِس طرح حاضر ہُوا۔ آپ مولانا محمد علی اور مولانا صدر الدین سے دریافت کر سکتے ہیں کہ مولانا مرحوم میرے متعلق کیا خیال رکھتے تھے۔ اُن کی **دُعاؤں کو مَیں اپنے لئے ایک ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔ محض اِس وجہ سے میرے دیوبندی کشمیری دوستوں نے میری تکفیر سے گریز نہیں کیا مگر میری محبت اس پارٹی سے کم نہیں ہُوئی۔**"

نیز لکھا:-

"مولانا نور الدین مرحوم کو علمائے اسلام میں بہت بڑے درجے پر مانتا ہوں۔ مولانا نور الدین کا مرزا غلام احمد کو ماننا مَیں اُن کی ایک اجتہادی غلطی مانتا ہُوں۔ اِس لئے مَیں مولانا نور الدین کے خاص شاگردوں کی بہت عزّت کرتا ہُوں۔ میری اس تفریق کو جو لوگ نہیں سمجھتے وہ مجھے بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں۔"

اپنے ایک اَور مکتوب میں جو مولانا نے ۱۷ر نومبر ۱۹۴۲ء کو استنبول سے تحریر فرمایا اپنے ایک دوست کو لکھا:-

"دو قسم کے مسلمان عالم ہیں، ایک سیاسی طاقت کو ہاتھ میں لینا اِسلام کی اشاعت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد کرتے ہیں...... دوسرے محض وعظ و تبلیغ سے تمام کامیابی کی اُمید رکھتے ہیں...... سر سید نے مُسلمانوں میں سیاسی جدوجہد کے لئے نئی تعلیم رائج کرنے کے لئے انگریزوں سے اتحاد بنایا..... مُسلمانوں میں اشاعتِ اسلام کے لئے بیداری پیدا کرنے کے لئے قادیان کے بزرگوں نے انگریزوں سے اتحاد بنایا...... قرآن شریف مولانا ابو الکلام نے بھی پڑھا ہے۔ اور اُن کی سیاسی جدوجہد بھی غالباً قرآن کے احکام کی تعمیل میں ہوگی۔ اُنہیں ہندوؤں سے اتحاد کرنا پڑا ہے۔ مَیں بھی اگر اسی سلسلہ میں اپنا نام داخل کر دوں تو میرے نزدیک مثلاً روس سے اتحاد ضروری ہے۔

اب اگر کوئی جماعت اسی مقصد کے لئے انگریزوں سے اتحاد کرتی ہے تو اُن پر کیا الزام عاید ہو سکتا ہے؟ ایک مقصد کے لئے مختلف نظریات پر لوگ کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک کو کام کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ خدا جانے کس طریق سے کامیابی ہوتی ہے۔"

مولانا سندھی کے ان سیاسی مکتوبات کے منظرِ عام پر آنے کے بعد احمدیت کے مخالف و معاند بعض حلقے بہت خفا اور جزبز ہیں۔ چنانچہ ندوۃ المصنفین دہلی کے ماہنامہ "برُہان" دہلی نے جنوری ۱۹۸۳ء کے شمارے میں مولانا کے ان مکتوبات پر تبصرہ کیا ہے جس میں جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب کی نسبت یہ لکھا ہے کہ:-

"فاضل مرتب نے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "موصوف (مولانا سندھی) اپنے دل میں قادیانیوں اور خصوصاً لاہوری احمدیوں کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے" (ص۱۲) ہمارے نزدیک نرم گوشہ کا لفظ اشتباہ انگیز ہے...... اگر مراد یہ ہے کہ مولانا قادیانیت کے معاملہ میں جمہور اُمت کی طرح متعصب اور متشدد نہیں تھے تو یہ بالکل غلط اور مولانا پر سخت اتہام ہے۔"

"برُہان" کے محترم تبصرہ نگار کے ان ناقدانہ الفاظ سے سوائے اس کے کہ اُن کی احمدیت کے بارہ میں باطنی کیفیت کی عکاسی ہوتی ہے اور مولانا سندھی جیسے روشن خیال اور مرنجانِ مرنج شخصیت پر دبیز پردے ڈالنے کی ناکام کوشش ہے، کوئی شخص بھی ایسی جانبدارانہ اور خلافِ حقیقت رائے کا اظہار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور شاید اسی وجہ سے تبصرہ نگار کو مولانا سندھی کے اصل الفاظ کا متن دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ حق یہ ہے کہ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نہ صرف یہ کہ دُوسرے لوگوں کی طرح احمدیت کے معاملہ میں متعصب و متشدد نہیں تھے بلکہ دیوبند کے اصاغر سے اکابر تک کے علماء کی زبردست مخالفت اور تکفیری فتنہ کے باوجود جماعتِ احمدیہ کی تبلیغِ اسلام سے متعلق مساعی کے زبردست مداح تھے۔ جس کا اظہار انہوں نے اپنی نجی مجلسوں کے علاوہ اپنی کتابوں میں بھی کیا۔

پروفیسر محمد سرور سابق استاد جامعہ اسلامیہ دہلی کا بیان ہے کہ

"مولانا نے ایک بار دہلی میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صاحب سندھ میں مجھے ملے اور انہوں نے کہا تم جو اِس عُمر میں اتنی دُور دُور کی باتیں سوچ رہے ہو، کیا ان کے ہونے کا کوئی امکان

خُدا ضرور راہ نمائی کرتا ہے

آدمی دیانتداری سے دُعا کرے کہ اَے خُدا! مَوت بھی تُو نے ہی دینی ہے، اُٹھانا بھی تو نے ہے۔ اور پھر حساب بھی تُو نے ہی لینا ہے۔ مَیں عاجز اور لاعلم آدمی ہُوں۔ تیری منّت کرتا ہوں کہ مجھے ہدایت دے۔ اور ہدایت دینے کے بعد طاقت اور ہمّت بھی دے کہ مخالفین برداشت کر سکوں۔ جو آدمی سچّے دِل سے یہ دُعا کرے گا ناممکن ہے کہ خُدا اُس کو ہدایت نہ دے۔

کہتے ہیں

سَو سُنار کی ایک لوہار کی

سَو جھگڑے ایک طرف اور یہ ایک بات ایک طرف سب جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ آپ دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ سے راہ نمائی حاصل کریں۔ اس سے رحم طلب کریں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ دُنیا کے حالات دِن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اِس لئے جتنا جلدی امن میں آ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

اس کے بعد حضورؒ نے فرمایا:-
نماز ظہر میں ابھی چند منٹ باقی ہیں اس لئے اگر کوئی دوست کچھ کہنا چاہتے ہوں یا کوئی بات پوچھنا چاہتے ہوں تو اجازت ہے۔

چنانچہ بعض دوستوں نے حضور سے دُعا کی درخواست کی۔ حضور نے ان سب کو دُعا دی ۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ر جون ۱۹۸۲ء)

صد مبارک! ماہِ صیام

بدر مجریہ ۲۳/۶/۸۳ء ص۲ کالم ۳-۴ پر عنوانِ بالا کے تحت مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور کی جو نظم شائع ہوئی تھی اس میں درج ذیل تین اشعار بوجوہ شائع ہونے سے رہ گئے ہیں جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (مدیر)

وقف ہوں ساری دُعائیں امنِ عالم کیلئے
صُلح جوئی کی ہو عادت اور شیریں ہو کلام

زندہ و پائندہ باد امنِ عالم کا سفیر
کامراں ہوں ساری دُنیا میں خلافت کا نظام

گنبدِ خضرا پہ ہر دم رحمتوں کا ہو نزول
شاہِ بطحاؐ کو پہنچتا ہی رہے ہر دم سلام

بھی ہے۔ مولانا فرمانے لگے کہ میں نے جواب دیا، ابھی کل کی بات ہے یہیں مرزا غلام احمد تھے، ان کے زمانے میں مسلمانوں کی چند ضرورتیں تھیں اور اس دَور کے کچھ تقاضے تھے۔ مرزا غلام احمد نے قرآن اور اسلام کی خاص طرح سے تعبیر کر کے انہیں پُورا کیا۔ انہوں نے قادیان میں ایک مدرسہ بنایا۔ لنگرخانہ کھولا اور لوگوں کو اپنے اردگرد جمع کیا۔ آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ اُن کی ایک جماعت ہے اور وہ کام کر رہی ہے اس کا اچھا خاصا اثر بھی ہے۔"

("افادات وملفوظات حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ" صفحہ ۱۸۱ ناشر سندھ ساگر اکادمی لاہور)

مولانا سندھی نے اپنی مشہور تفسیر "الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے یہ دلچسپ واقعہ لکھا ہے:۔

"جمیع اقوام عالم سے چند آدمی ایک خالص دینی اور مذہبی کانفرنس (مؤتمر) منعقد کرنے کی غرض سے ہمارے شہروں کی طرف آئے جو اس بارہ میں بحث کرنا چاہتے تھے کہ انسانیتِ عامہ (عمومیہ) کے لئے کون سا دین مناسب ہے۔ اور اس مؤتمر کی زبان انگریزی تھی۔ جو میں نے علمائے وقت سے سوال کیا کہ ان پر واجب نہیں تھا کہ اس مؤتمر میں کوئی ایسا شخص بھیجتے جو ان لوگوں پر اسلام پیش کرتا؟ تو انہوں (علمائے وقت) نے جواب میں کہا کہ کوئی فرض نہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا کہنے، وہ تو چل کر تمہارے ملک ہندوستان (متحدہ ہند و پاک) میں تمہارے گھروں تک پہنچے ہیں (اور تمہارا یہ جواب؟) تو (علمائے وقت) کہنے لگے کہ ہم ان کی انگریزی زبان نہیں جانتے۔ میں نے کہا اگر تم اولادِ مسلمین کو علمِ دین کی تعلیم دے کر پہلے اس فریضہ کو ادا کر چکے ہوتے تو وہی آج تمہاری طرف سے وکیل بن کر اسلام پیش کرتے۔ لیکن ہُوا یہ کہ مرزا قادیانی کے پیروکاروں سے ایک شخص اس مؤتمر میں گیا۔ جس نے اُن پر اسلام پیش کیا۔ تو اب مجھے اہلِ علم حضرات سے سوال کا موقع ملا جن کے جواب میں گویا ہوئے۔ یہی کافی ہے میں نے کہا کیا تم قادیانیوں کی تکفیر سے رجوع کرتے ہو؟ لیکن وہ اس کے بعد بھی اُن کی تکفیر پر مُصر رہے اس پر میں نے کہا کہ تمہاری طرف سے فرضِ کفائی کیسے ایک کافر انسان ادا کر سکتا ہے۔ ہو نہ ہو دو باتوں میں سے ایک بات کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) یا تو تم قادیانیوں کو کافر نہ کہو تاکہ تم انہیں تبلیغِ اسلام میں اپنا وکیل بنا سکو۔ (۲) یا اہلِ اسلام کے ان لوگوں کو جو انگریزی زبان کے ماہر ہیں دینی تعلیم دے دو۔ لیکن انہوں (علماءِ وقت) نے نہ یہ بات مانی اور نہ وہ مانی۔ اِس واقعہ میں اہلِ علم حضرات کے عقلوں کا نقص ظاہر ہو جاتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ (علماء) ان مسلمان جوانوں کو (جو انگریزی تعلیم رکھتے ہیں) دین کی تعلیم نہیں دے سکتے اس لئے کہ یہ (علماء) دینی حکمت اور فلسفہ سے ناواقف اور بے بہرہ ہیں۔"

("الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" جلد ثانی صفحہ ۹۸ – ۱۰۰ ناشر علامہ مولانا محمد معاویہ بیت الحکمہ جھنگ روڈ۔ کبیر والا ضلع ملتان)

کسے معلوم نہیں کہ نظریۂ وفاتِ مسیحؑ ہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جس پر دہلی۔ دیوبند۔ بریلی۔ ندوہ اور لکھنؤ کے نامی گرامی علماء نے ہی نہیں پُورے برِ صغیر پاک و ہند کے مشہور علماء و مشائخ نے حضرت مسیح موعود بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کُفر کا فتویٰ لگایا۔ مگر علامہ سندھی تحریکِ احمدیت کے علمِ کلام سے اس درجہ متاثر تھے کہ آپ پوری عمر قرآن مجید سے مسیحؑ کی وفات ثابت کرتے رہے۔ اور پُوری قوت و شوکت سے اپنی اسی تفسیر "الہام الرحمٰن" میں آیت 'بل رفعہ اللّٰہ الیہ۔۔۔' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:۔

"مفسرین نے ایک قصہ بنا دیا اور مسلمان اس پر ایمان لائے کہ مسیح رفع کر لیا گیا اور اس کا ایک حواری اس کی صورت بن گیا۔ ہم کو اس بات کی تصدیق یا تکذیب کی ضرورت نہیں جو کچھ قرآن نے حکایت بیان کی ہے وہی اناجیل میں ہے۔ بل رفعہ اللہ یہ کلمہ قرآن میں ایک بار مستعمل نہیں ہُوا بلکہ اس کلمہ کی بہت سی مثالیں اور نظائر ہیں جیسے اجتماعیت میں مقامِ عالی حاصل ہو تو قرآن اسے رفع کے ساتھ موصوف کرتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے مسیح کا درجہ بلند کیا۔ اب ہم موسیٰ اور ابراہیم کی تعلیمات نہیں جان سکتے جب تک کہ ابنِ مریم کی اتباع نہ کریں۔ یقیناً اللہ نے اس کا مقام بلند کیا (یہی رفع کا معنیٰ ہے) نیز ہمیں یہ ضرورت نہیں کہ قرآن کی تفسیر میں اس کے رفعِ جسمانی کے قائل ہوں۔ اہلِ متکلمین ہماری مخالفت کرتے ہیں تو یہ اختلاف آج کا نہیں بلکہ شروع سے اسلام میں چلا آرہا ہے۔"

("الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" جلد اوّل صفحہ ۳۶۶ – ۳۹۷)

اِن واضح افکار و خیالات کے باوجود مولانا عبیداللہ صاحب سندھی کو احمدیت کے خلاف متشدّد اور متعصّب علماء کی صف میں کھڑا کر دینا انتہائی افسوسناک بُہتان ہے جس کی توقع "بُرہان" جیسے علمی و دینی ماہنامہ کے فاضل تبصرہ نگار سے نہیں کی جا سکتی ــــ!!

مجالس خُدّام الاحمدیّہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۳ اور ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز سنیچروار و اتوار بمقام آسنور (کولگام) کشمیر منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ مجالس صوبہ کشمیر زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شریک کریں اور جملہ خدام سے چندہ اجتماع وصول کریں۔ نیز دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے آمین۔ اس سلسلہ میں درج ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے:۔

(۱) میر عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی حلقہ نمبر۱ یاری پورہ۔ اسلام آباد۔ کشمیر ۔ ۱۹۲۲۳۲

(۲) ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ″ ″ ″ نمبر۲ معرفت احمدیہ مسجد۔ میونسپلٹی روڈ۔ سرینگر ــ ۱۹۰۰۰۱

(۳) بشارت احمد صاحب ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ آسنور۔ کولگام۔ کشمیر۔

صدر مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ قادیان

کیا آپ پسند کریں گے؟

ہر ہفتہ اخبار بدر کسی تقریب کے موقع کے علاوہ سلسلہ کی مستند تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر آپ کے ذمہ بدر کا سالانہ زرِ خریداری یا اُجرتِ اشتہار واجب الادا ہے اور اس تعلق سے آپ کو دفتر کی طرف سے متعدد یاددہانیاں بھی مل چکی ہیں تو کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کا نام نادہندہ یا نادار کی حیثیت سے بدر میں شائع ہو کر مستقل طور پر سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہو جائے؟ ادارہ نے محض اسی خیال سے اس مروجہ طریق کو بند کیا ہے اور اُمید کرتا ہے کہ اس ضمن میں آپ سے آپ کا بھی مخلصانہ تعاون حاصل ہوگا ــــ!!

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک پہلو ۔ توکّل علی اللہ

از مکرم غلام رسول اعوان صاحب ڈیرہ غازی خان پاکستان

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن چند خوش قسمت انسانوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو قلب سلیم بخشا تھا وہ ایک خدا شناس فطرت لے کر آئے تھے اور انہوں نے اس فطرتِ صحیحہ کی مدد سے وقت کے مامور کو شناخت کیا اور اوّل المؤمنین بنے اور اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ اُن کی رُوح جنّت میں اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتی رہے گی۔

اس وقت میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ایک پہلو کا ذکر کرتا ہوں اور وہ ہے اُن کا "توکّل علی اللہ"۔ یوں تو اُن کی ساری زندگی توکّل علی اللہ پر قائم تھی مگر اس کی جھلک دیکھنے کے لئے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ میرا توکّل خدا پر رہا ہے اور وہی قادر میری مدد کرتا رہا ہے۔ وہی سب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے چنانچہ "حیاتِ نور" میں یہ واقعہ درج ہے کہ ایک دفعہ جبکہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میری یہ حالت ہو گئی کہ رات کو کھانے کے لئے کچھ بھی نہ تھا جب وضو کر کے نماز عشاء کے لئے مسجد نبوی کی طرف چلا تو راستہ میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے میں نے نماز کا عذر کیا۔ پر اُس نے کہا میں نہیں جانتا میں تو سپاہی ہوں حکم پر کام کرتا ہوں آپ چلیں ناچار ہمراہ ہو گیا ایک دکان پر مجھے لے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھے بیٹھا ہے اُس نے مجھ سے پوچھا اسے کیا کہتے ہو میں نے کہا ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر میں نے بنوائی ہے خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو کھلاؤں گا چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے میں نے آپ کو بلوایا ہے اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ [illegible] نماز کے لئے اذان ہو گئی [illegible] نماز کے بعد کھاؤں گا اُس نے کہا ہم آدمی کو مسجد بھیج دیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آپ کو آگاہ کر دے جائے۔ چنانچہ میں نے کھانا شروع کیا اور جب شکم سیر ہو گیا تو ملازم نے آ کر کہا کہ نماز تیار ہے تکبیر ہو چکی ہے میں چلا گیا۔

ذرا اندازہ لگائیے کہ حضرت مولوی صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے کھلانے کا انتظام کس اچھوتے رنگ میں کیا اور حضورؓ کا یہ فرمانا کہ خدا ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے کتنا صحیح تھا۔

اسی طرح قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی روایت ہے کہ ہمارے سامنے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں شیخ محمد صاحب چٹھی رساں کتابوں کا ایک وی پی لائے جو سولہ روپے کا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے شوق سے منگوائی ہیں لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں لیکن میرے مولا کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے چنانچہ ہم ابھی وہاں بیٹھے تھے کہ ایک ہندو اپنا ایک بیمار لڑکا لے کر آیا۔ حضرتؓ نے نسخہ لکھ کر دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپؓ نے اس وقت سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولا پر قربان جاؤں اُس نے مجھے تمہارے سامنے شرمندہ نہیں کیا اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہ تھی پھر ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ایک روپیہ ہی دیتا یا اشرفی ہی دیتا۔ مگر میرے مولا نے اُسے مجبور کیا کہ میرے نورالدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی رکھو۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

نوٹ: [illegible] توکّل کا یہ کتنا شاندار واقعہ [illegible] سولہ روپے کی ضرورت ہے اور [illegible] روپیہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے بھجوا دیا

اسی طرح ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب دارالضعفاء یا نور ہسپتال کے چندہ کے لئے گئے آپؓ نے فرمایا میرے پاس اس وقت کچھ نہیں پھر دے دوں گا۔ مگر حضرت میر صاحب اصرار کرتے رہے۔ جب اصرار بڑھا تو حضرت مولوی صاحب نے کپڑا اُٹھایا اور وہاں سے ایک پونڈ اُٹھا کر دے دیا اور فرمایا مولوی صاحب اس پونڈ پر صرف نورالدین کا ہاتھ لگا ہے مطلب یہ تھا کہ کسی ٹکسال میں نہیں بنا یہ اللہ تعالیٰ نے میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے غیب سے مہیا کر دیا ہے کہ نورالدین شرمندہ نہ رہے یہ سچ ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے خدا کے کام کتنے معجزانہ ہوتے ہیں سے

اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں

میں نے مختصراً تین واقعات عرض کر دیئے ہیں ویسے اُن کی ساری زندگی توکّل علی اللہ کی عملی تفسیر تھی آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہی میرا خزانچی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب کبھی تمہیں کوئی ضرورت ہو گی ہم دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولوی صاحبؓ کھلے دل سے خرچ کرتے تھے اور اگر خدا کی راہ میں قرض بھی لینا پڑے تو لے لیتے تھے۔

اللہ سے اُن کا تعلق ایک راز تھا جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے وہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں سرشار تھے اور یہ سچ ہے کہ محبت محبت کو کھینچتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں اپنی مرضیات کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی اطاعت میں فنا ہو جاتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی بندہ کی رضا کے مطابق ہو جاتی ہے اور یہی مقام حضرت خلیفہ اوّل کو حاصل تھا ؎

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

والا معاملہ تھا اس لئے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ نہیں جانتے کہ نورالدین کا اللہ تعالیٰ سے کیا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی رُوح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایک عزیز کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی

عزیزم عرفان احمد ابن مکرم مولوی محمد نعمان صاحب کارکن نظارت [illegible] قادیان اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل امسال پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے لئے گئے میٹرک کے امتحان میں [illegible] نمبر حاصل کر کے میرٹ لسٹ میں آئے ہیں۔ عزیز نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے امانت [illegible] میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو [illegible] اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

واضح رہے کہ امسال نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی [illegible] اور تعلیم الاسلام [illegible] سکول قادیان کے [illegible] طلباء میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ تمام طلباء و طالبات کامیاب قرار پائے ہیں جبکہ دو طالبات اور ایک طالب علم نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ [illegible] (ادارہ)

درخواستہائے دُعا

• مکرم شیخ [illegible] صاحب [illegible] چند پیر شہ گرکار و باری پریشانیوں کے ازالہ والدہ محترمہ و جملہ افرادِ خاندان کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی [illegible] کے لئے

• مکرم نفیس احمد صاحب [illegible] پچے دونوں بیٹوں اور خاکسار مکرم غلام محمد علی صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے

• مکرم سید عبدالقادر صاحب [illegible] دھاراشٹر) تجارت میں شراکت دار ایک غیر مسلم دوست کی طرف [illegible] کو [illegible] پریشانی [illegible] کی پریشانیوں کے ازالہ اور [illegible] کی تلافی کے

• مکرم عبدالباسط صاحب [illegible] پوری [illegible] ایک [illegible] ٹریننگ کے لئے [illegible] کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں [illegible]

(ادارہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیروں کی نظر میں

(۱)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے فرمایا:-

”حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راست باز اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ کی حق سبحانہٗ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لیے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے۔“ (ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ ترجمہ از فارسی)

(۲)

جناب مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر فرماتے ہیں:-

”کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا وہ ایک پاکباز جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات، اور کیا بلحاظ خدمات و حمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ایک ممتاز و برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔“

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳)

اسی طرح مولانا موصوف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ”موت عالم“ کے عنوان سے رقمطراز ہیں:-

”وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ہے ۔۔۔۔ دنیا سے اٹھ گیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے، یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں۔“

(۴)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رقمطراز ہیں:-

”مسیح موعود کے ذمہ ایک اہم فریضہ کسر صلیب بھی تھا اس سلسلہ میں مولانا تھانوی صاحب کا بیان ملاحظہ ہو:-

ولایت کے انگریزوں نے روپے کی بہت مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کر دیا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں ۔۔۔۔ اس ترکیب سے اس نے نصرانیوں کو اتنا تنگ کیا کہ ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۳۰)

(۵)

جناب مولانا ابوالنصر غلام یٰسین آہ، برادر مولانا ابوالکلام آزاد، اپریل ۱۹۰۵ء میں قادیان تشریف لائے اور واپسی پر اپنے تاثرات اخبار وکیل امرتسر میں بدیں الفاظ شائع فرمائے:-

”مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز، مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سفید پگڑی باندھتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے۔ مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں خوش اعتقاد پایا۔“

(اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۵ء)

(۶)

مشہور صحافی جناب منشی سراج الدین صاحب بانی ”زمیندار“ اخبار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اپنی چشم دید گواہی دی کہ:

”ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا عوام سے کم ملتے تھے ۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔“ (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

(۷)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر ماہنامہ نگار لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں:-

”احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں کیا یہ جذبہ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔

بہرحال اس سے انکار نہیں کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے۔ اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا

رمید دانہ و بالیدہ و آشیانہ گشت“

(ماہنامہ ”نگار“ لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء)

(۸)

جناب شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب مدیر رسالہ ”تہذیب النسواں“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر رقمطراز ہیں:-

”مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے ہم انہیں مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لیے واقعی مسیحائی تھی۔“

(رسالہ تہذیب النسواں لاہور ۱۹۰۸ء)

(مرسلہ: مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور)

دفتر بدر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں۔ (مینیجر بدر قادیان)

روزنامہ مزدور کانپور کے افکار عالیہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

موقر روزنامہ مزدور کانپور کے مدیر جناب ایس۔ ایم عثمان رقمطراز ہیں:-

"تاریخ گواہ ہے کہ جب جب جن جن اُمتیوں نے اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کی نافرمانی کی اُن پر خدا کا عذاب نازل ہوا آج اُمتِ محمدیہ بھی بھٹک چکی ہے اس لئے اللہ کے قہر کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے تعجب ہوتا ہے کہ جس مقدس کتاب کو اللہ رب العالمین نے اپنے پیارے حبیب سے ہم تک بھیجا، اُمت رسول کو تحفہ کی شکل میں عمل کے لئے پیش کیا تھا آج ہم اس کو صرف الماریوں اور پیڑوں کی زینت بنائے ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر آج ہم نے قرآن جیسی مقدس کتاب کو پہچان لیا ہوتا اور اس کے بتائے ہوئے راستوں پر عمل کر لیا ہوتا تو سارے عالم پر حکومت ہماری ہوتی اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فسانہ لیا دین اسلام کے ارکان سو فیصدی ہماری فلاح و بہبود کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آج ہم بھٹک گئے ہیں اسی لئے راندہ درگاہ ہیں اور ہمارا پُرسانِ حال کوئی نہیں۔ کل جو قوم عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی آج وہی قوم رسوائی اور بدنامی کا سبب بنی ہوئی ہے۔"

(روزنامہ مزدور ۲۲ مئی ۸۲ء)

مدیر محترم کی یہ وہ جلی حروف کی سُرخیاں ہیں جو اخبار کے صفحہ اوّل پر مضمون کے خلاصہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں اور مضمون کے آخر میں یہ شعر زیبِ قرطاس بنایا ہے کہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

صلائے عام

جہاں تک نفسِ مضمون کا تعلق ہے ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہم اس مضمون کی تشریح و وضاحت اپنے نقطۂ نگاہ سے کرنا چاہتے ہیں اور بالخصوص ایک مدلّل اور تجرباتی و مشاہداتی علاج بھی بتانا چاہتے ہیں جس کے نتیجہ میں بڑی آسانی کے ساتھ قوم مسلم کی ذلّت و نکبت صالحیت و سربلندی میں تبدیل ہو سکتی ہے اور اس پر ہم اپنے معاصرین علماء کو بھی دعوت عام دیتے ہیں کہ وہ بھی جناب ایس۔ ایم عثمان کے اس متن کی تشریح میں کوئی مدلّل و تجرباتی اور مشاہداتی علاج بتائیں تا کہ موازنہ کے بعد بقول مزدور ایک بھٹکی ہوئی اور راندہ درگاہ قوم اپنے حقیقی مرکز کی جانب پرواز کر سکے

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

قرآن گواہ

جناب عثمان صاحب تو فرماتے ہیں کہ تاریخ گواہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم گواہ ہے اور قرآن کریم سے بڑھ کر اور کونسی گواہی ہو سکتی ہے کیونکہ قرآن کریم میں جگہ بجگہ اللہ تعالیٰ کے پاکباز انبیاء علیہم السلام کے واقعات پیش کر کے بتایا گیا ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کا کوئی پاکباز نبی مبعوث ہوا اس قوم نے اس کی شدید مخالفت کی لہٰذا اس پر بڑے بڑے عذاب نازل ہوئے یہ حقیقت و صداقت سارے قرآن کریم میں پھیلی ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان تمام واقعات کو ایک آیتِ کریمہ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا

یعنی ہم عذاب تب تک نہیں بھیجتے جب تک پہلے ہم کوئی رسول مبعوث نہیں کر دیتے۔ پس اگر آج کے خطرناک عذاب دیکھ کر قوم مسلم کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی رسول تو مبعوث نہیں ہو گیا جس کی توہین و تکذیب کر کے یہ بھٹکی ہوئی قوم ذلت میں گر رہی ہو۔

مامور کی انتظار

حقیقت یہی ہے کہ قوم مسلم قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک کی بجائے دو ماموروں کا انتظار کر رہی ہے۔ زمین سے امام مہدی اور آسمان سے اسرائیلی مسیح کا انتظار کر رہی ہے حالانکہ ابن ماجہ کی حدیث لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ میں یہ دو نام کا ایک ہی وجود بتایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان وجود عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام ہی یہ مقدس وجود ہیں۔ کوئی گالی نہیں جو اس مقدس وجود کو دنیا کے فرزندوں نے نہ دی اور کوئی تیر تکفیر نہیں جو اس مقدس وجود اور اس کی مقدس جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ کے خلاف نہ چلائی گئی ہو اور یہ اس کے جھوٹا ہونے کی نہیں بلکہ سچا ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

کہ دنیا کے فرزندوں پر افسوس ہے کہ جب کوئی رسول ان کی اصلاح و ہدایت کے لئے آیا وہ ہمیشہ اس سے استہزاء سے ہی پیش آتے ہیں اس کا نتیجہ ظاہر ہے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن شدید ترین مخالفتوں کے باوجود احمدیہ جماعت جو دنیا کے عظیم الشان مراکز قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے اور زمین کے کناروں تک پھیل گئی ہے۔ اسی لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آیا کریں گے۔ یہ بھی ایک تجرباتی و مشاہداتی ثبوت ہے اور قرآن کریم کا زبردست [illegible] احمدیہ وہ صراطِ مستقیم ہے جسے اللہ تعالیٰ

نے قوم مسلم کی ذلت و نکبت کو دور کرنے کے لئے قائم کیا ہے اور یہ سلسلہ اسی لئے قائم کیا ہے اور یہی وہ [illegible] کرہ ارض پر یہ مقدس جماعت جہاں جہاں بھی سرشار ہو کر معجزانہ طور پر شاہراہِ غلبہ اسلام کی طرف رواں دواں ہے۔

سب سے بڑا اعتراض

عوام ہی نہیں بڑے بڑے جبّہ پوش غیر احمدی علماء کرام جماعتِ احمدیہ پر سب سے بڑا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ "جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے" کہتے ہیں کہ بات ہی کے پاؤں میں سب کا پاؤں آتے آپ کو اس سب سے بڑے اعتراض کی حقیقت بتاؤں یہ بڑی حیران کن بات ہے یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی منکر نہیں ہے یہ وہ بدترین اتہام و بہتان ہے جسے نوّے سال سے عوام کو جماعت سے متنفر کرنے کے لئے یہ جبّہ پوش علماء دہرا رہے ہیں۔ جناب ابو الاعلیٰ مودودی نے تو اس کثرت سے اپنی کتاب میں جماعت احمدیہ کو منکرین ختم نبوت کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے کہ گوبلز کو بھی مات دے دی ہے جس نے لکھا ہے کہ جھوٹ کو اس کثرت سے دہراؤ کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگ جائیں جماعت احمدیہ ہرگز ختم نبوت کی منکر نہیں ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے عظیم الشان لٹریچر کا ورق ورق چھان ماریئے آپ کو کہیں بھی یہ دکھائی نہیں دے گا کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی منکر ہو بلکہ اس کے برعکس بڑی شد و مد کے ساتھ اس میں ختم نبوت کا اقرار موجود ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراء عظیم ہے ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

فرمایا:-

"قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور

حدیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لانبی بعدی فرما کر اس امر کا فیصلہ فرما دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔"
(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵)

فرمایا:۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

یہ سوال کہ جماعت احمدیہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُمتی نبی یقین کرتی ہے اس لئے ختم نبوت کی منکر ہے درست نہیں ہے اور اگر اس سوال کو درست سمجھ لیا جائے تو غیر احمدی جبہ پوش علماء بدرجہ اولیٰ ختم نبوت کے منکر قرار پاتے ہیں کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کو جو مستقل نبی ہیں اور جن کا ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ بھی انہوں نے بنا رکھا ہے اس کی آمد ثانی کے زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے قائل ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے وہاں حقیقی نبوت مراد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ٹھہر سکتے ہیں۔"

پس اس مسئلہ میں اصل اختلاف یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں اُن کے بعد آنے والے اُمتی نبی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں جو آچکے ہیں یا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نبی اللہ جو مستقل نبی ہیں اور اُن پر انجیل نازل ہوئی تھی جن کا انتظار غیر احمدی علماء کر رہے ہیں وہ یہ ظاہر ہے کہ یہ ختم نبوت کا اختلاف نہیں ہے بلکہ تعیین شخصیت کا اختلاف ہے جو مسئلہ وفات و حیات [illegible] ہو سکتا ہے۔

اور اُمتی کا لفظ بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہونے کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بھی ہیں لہٰذا ایسی نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں البتہ حضرت مسیح ناصری جو مستقل نبی ہیں اور شریعت اسلامیہ سے ان کا تعلق نہیں ہے کیونکہ ان پر انجیل نازل ہوئی تھی ان کا آنا ختم نبوت کے سراسر خلاف ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی نہیں بنائے گئے۔

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

زمین سے آسمان تک کا اختلاف

ہمیں اقرار ہے کہ جماعت احمدیہ کو غیر احمدی علماء سے اختلاف ہے اور ضرور ہے اور بہت بڑا اختلاف ہے بلکہ زمین سے لے کر آسمان تک کا اختلاف ہے مگر وہ انکار و اقرار ختم نبوت کا اختلاف نہیں ہے بلکہ وفات و حیات مسیح میں اختلاف ہے اور اس اختلاف کو جماعت احمدیہ نے کبھی چھپایا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے خبر دی تھی۔

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔"
(ازالہ اوہام)

وہ دن اور آج کا دن کہ ایک ایک دو دو کر کے اس صداقت و حقیقت کو سعید روحیں قبول کرتی چلی جا رہی ہیں اور اب ایک کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں غلبۂ اسلام کے اس عظیم نکتہ پر جمع ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال دکھا دی مگر بقول جناب ایس ایم عثمان جو قوم بھٹک چکی ہے اور راندہ درگاہ ہو چکی ہے اور قرآن کو پہچان نہیں رہی ہے۔ اس قوم کے جبہ پوش علماء نے اس کا جواب گالیوں اور استہزاء اور توہین سے دیا اور قوم کو ایک خطرناک تباہی اور عذاب کی طرف دھکیل دیا سوائے ان سعید روحوں کے۔ جو آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی پر ایمان لائیں اور لا رہی ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ قوم مسلم کے لئے آج حصار عافیت خدا تعالیٰ کا مقدس مسیح و مہدی ہے جس کی خبریں بڑی وضاحت کے ساتھ قرآن و حدیث کی رو سے چودھویں صدی میں پوری ہو گئیں اور اب تو ہم پندرھویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں اب کس کا انتظار رہ گیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ سے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آج جماعت احمدیہ نظام خلافت کی برکت سے شاہراہ غلبۂ اسلام پر بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ رواں دواں ہے۔ جماعت کا امام اور مقدس خلیفہ اس کا پرسان حال ہے جس کی دعاؤں سے احباب جماعت کو تسکین قلب نصیب ہوتی ہے اور جو ان کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں لیکن غیر احمدیوں میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔

آج غیر احمدی علماء مسئلہ وفات و حیات مسیح کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن ان کے ادارے دیوبند ندوۃ العلماء بریلوی عقیدہ اور اہلحدیث کے علماء اپنے اداروں کی طرف سے وفات مسیح کا فتویٰ شائع کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں حالانکہ یہی وہ نکتہ ہے جس پر غلبۂ اسلام استوار ہوگا کیونکہ آج عیسائی قوم جو تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتی ہے وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ یقین کرتی اور اُن کی آمد ثانی کی قائل ہے اور اس کی خدائی کی دلیل اس امر کو ٹھہراتی ہے وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب یہ دونوں قومیں وفات مسیح کو تسلیم کر لیں گی اور غلبۂ اسلام ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح کے ایک ہی حربہ سے غیر احمدی جبہ پوش علماء کے تعاقب سے کہ مسیحیت کی ہیکل تک صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کیا ہے کہ مسیح صلیب کو توڑے گا یکسر الصلیب اور اب اس کے کھنڈرات پر غلبۂ اسلام کا عظیم محل تعمیر ہو رہا ہے جس کی تکمیل کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی ہے:۔

"مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہیں اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"
(تذکرۃ الشہادتین)

جناب ایس ایم عثمان صاحب ہماری التجا ہے کہ وہ ایک طرف اپنی اس قوم کو دیکھیں جس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور اگرچہ قرآن کو پہچان لیتی تو ساری دنیا میں حکومت اس کی ہوتی اور دوسری جانب ایک عارف و عامل قرآن جماعت احمدیہ کو دیکھ لیں جو قرآن کریم کی نہایت حقائق و معارف سے لبریز تعلیمات کو مختلف زبانوں میں شائع کر کے ساری دنیا میں علم جہاد بلند کئے ہوئے ہے اور کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کر رہی ہے اور شاہراہ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہے جس کا آغاز قادیان کی مقدس سرزمین سے ہوا اور آج ساری دنیا اس کے جہاد تبلیغ کا نظارہ کر رہی ہے پس یہ ایک نہایت مدلل اور تجرباتی و مشاہداتی علاج ہم نے بتایا ہے جسے اختیار کر کے قوم مسلم غلبۂ اسلام کی نہایت کامیاب مہم میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی وارث بن سکتی ہے ہمیں تو اس ایک راہ کے سوا کوئی اور دکھائی نہیں دیتی اگر کسی عالم دین کے پاس اس کے مقابل پر کوئی تجویز ہو تو وہ ہمارے دلائل کو توڑ کر پیش کرے ہم اس کے ممنون ہوں گے

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

جناب ایس ایم عثمان مدیر روزنامہ مزدور کے ان دردمندانہ جذبات و احساسات

(باقی صفحہ پر)

اپنے محترم اور پیارے بزرگ والد کی یاد میں

از محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی (پاکستان) بنت حضرۃ سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین صاحب (سکندرآباد)

اس سال بھی رمضان المبارک کا مہینہ شدید گرمیوں میں آن پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ میں اپنے والد بزرگوار حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ کی یاد میں چند سطور لکھ کر احباب سے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ کتاب "تابعین اصحاب احمد" جلد نہم قبلہ والد صاحب کے احوال پر مشتمل ہے اس میں بہت سے احباب کے تاثرات درج ہیں جو ان کی ذاتی واقفیت اور تجربات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر واقعات سے میں بھی واقف ہوں۔

۞ - مجھ کو یاد ہے جب محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب دکن تشریف لانے والے تھے تو محترم والد صاحب کو آپ کے قیام کی فکر ہوئی وہ سمجھتے تھے کہ آپ کا مکان اور آپ کا کمرہ ان جیسے معزز مہمان کے شایان شان نہ ہوگا لیکن جب محترم چوہدری صاحب کو معلوم ہوا تو وہ یہی چاہتے تھے کہ آپ کی رہائش قبلہ والد صاحب کے مکان اور اُن کے مختصر اور سادے سے کمرے میں ہی ہو۔ محترم چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

"قبلہ والد صاحب کو اُن سے ذاتی محبت تھی اور یہ کیفیت دونوں طرف سے برابر تھی، اب بھی جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو اُن کے پُرکشش چہرے پر مسکراہٹ دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے جس کے خیال سے مجھے دلی حظ حاصل ہوتا ہے۔"

"مرحوم ایمان اور اخلاص کے مجسم پتلے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں والہانہ ذاتی محبت تھی جو عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت سیٹھ صاحب کا تبلیغ احمدیت کا شوق اس حد تک بڑھا ہوا تھا جسے بلا مبالغہ جنون کہا جا سکتا ہے۔ آپ ہمہ وقت خدمت دین کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور یہ مقولہ کہ بعد میں آگے پیچھوں سے سبقت لے گئے ان پر سو فیصدی صادق آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بہت بہت بلند درجات اور اپنے قرب سے نوازے آمین۔"

۞ ... اسی طرح محترم عبدالرحیم خان صاحب خالد دخلف حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہیں ایک عرصہ تک حضرت والد صاحب کی مہمانی میں رہ کر انہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور جو بعد میں حضرت نواب اکبر یار جنگ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نظام دکن کی عدالیہ میں ملازم ہو گئے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت سیٹھ صاحب کے چہرہ پر تبسم ہوتا تھا لیکن آپ کی گفتگو میں حجاب اور حیا ہوتی تھی گو آپ ہمارے درمیان موجود ہوتے تھے لیکن محسوس یوں ہوتا تھا کہ آپ کسی اور دنیا میں ہیں اور ہر وقت عالم استغراق میں رہتے ہیں۔ حضرت والد صاحب اور حضرت نواب اکبر یار جنگ صاحب دو موتی تھے جو جماعت احمدیہ حیدرآباد کی مؤثر ترقی میں امتیاز حاصل کرنے کا موجب ہوئے تھے۔"

"حضرت سیٹھ صاحب نے تعلیم احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنا سب کچھ صرف کر دیا اور حضرت نواب صاحب نے بہت سے احمدی افراد کو سرکاری ملازمتیں دلوائیں۔ بہر حال دونوں نے جماعت احمدیہ کی امداد کے لئے عجیب کام کیا جب میں دکن میں عدالیہ میں ملازم ہو گیا تو سب سے ضروری بات جو میں نے یہ مدنظر رکھی کہ الٰہ دین بلڈنگ میں آمد و رفت رہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ ہماری تواضع کرتیں اور سیٹھ صاحب خاص طور پر تیار کروائی گئی ice cream ہمیں کھلاتے تھے۔ میٹھی ماں بھی اپنے خاوند کی طرح اچھی تھیں اور انہوں نے ایک دفعہ مجھے پس پردہ سے نصائح فرمائیں جو اتنی پُر اخلاص اور اتنی پُر فصاحت تھیں کہ میں اُن کے اخلاص کی وجہ سے اُن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا آپ کا ہر لفظ بامعنیٰ اور پُر صداقت تھا۔"

"اس عارضی زندگی کے بعد موت وارد ہونے کا سیٹھ صاحب کو اتنا یقین تھا کہ آپ نے مدا[illegible] سال پہلے ایک تابوت تیار کروا کے مسجد کے کمرہ میں رکھوا چھوڑا تھا۔ جب زیارت قادیان کے لئے آتے تو قادیان کے غریب افراد کی ہمدردی نہایت فیاضانہ طور پر کرتے تھے آپ کامل خدا پرست تھے اور اللہ تعالیٰ پر آپ کو قوی ایمان تھا اور یقیناً آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا۔ آپ نے آخرت میں دائمی اور پُرسکون زندگی پائی ہے۔"

۞ - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض ارشادات قبلہ والد صاحب کے بارے میں دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے حضورؓ فرماتے ہیں:-

"سیٹھ صاحب جب غیر احمدی تھے ایک وفد حیدرآباد میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وفد کے ارکان کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ سکندرآباد میں نوجوں میں سے ایک صاحب دین سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اس پر وہ دوست اُن کے پاس بھی گئے اور تبلیغ کی سیٹھ صاحب نے چار پانچ سوال لکھ کر دیئے کہ ان کے جواب دلائے جائیں اگر ان سے میری تسلی ہو گئی تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ میں نے ان کے سوالات کا جواب بھی لکھا اور دعا بھی کی۔ میں نے رؤیا دیکھا کہ باہر صحن میں ایک شخص بیٹھا ہے سیٹھ صاحب کو میں نے دیکھا ہوا نہیں تھا۔ جب بعد میں دیکھا تو آپ کی شکل اس شخص سے ملتی جلتی تھی جسے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا تو میں نے دیکھا ایک صاحب باہر تخت پر بیٹھے ہیں ان کے سر پر چھوٹی سی ٹوپی ہے وہ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہیں اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان میں شگاف ہوا ہے جس میں سے فرشتے نور پھینک رہے ہیں اور وہ اس شخص پر گر رہا ہے میں اسی وقت سمجھ گیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا اور نہ صرف ہدایت دے گا بلکہ سلسلہ کے لئے مفید بنائے گا۔ میرا خیال ہے کہ شاید ان کے سوالات کے جواب ابھی میری طرف سے انہیں نہ پہنچے تھے کہ انہوں نے استخارہ کر کے بیعت کر لی الحمدللہ اس کے بعد احمدیت سے ان کا عشق بڑھ گیا اور وہ بڑی بڑی قربانی اور ہر رنگ کی قربانی کرتے رہے ہیں [illegible] اس رنگ میں انہیں [illegible] قرآن کریم [illegible] [illegible] واللہ [illegible] فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ [illegible] ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یہ مقام اُن کو حاصل ہے یوں اُن کی نظر ہی

تعلیم کچھ نہیں۔ عربی تعلیم بھی نہیں۔ انگریزی کا چونکہ اُن کی قوم میں رواج ہے کہ اس میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ اردو۔ انگریزی اور گجراتی میں کتابیں لکھتے رہے ہیں تبلیغی لٹریچر شائع کرانے کی انہیں ایسی دھن ہے کہ ان کی جدوجہد کو دیکھ کر شرم آتی ہے۔ قادیان میں اتنا عملہ ہونے کے باوجود اس دھن سے کام نہیں ہوتا جس سے وہ کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنی ایک ایک کتاب کے پندرہ سولہ ایڈیشن شائع کر چکے ہیں غرض وہ اس دھن سے تبلیغ احمدیت کا کام کرتے ہیں کہ چند اور ایسے ہی کام کرنے والے ہوتے تو اس وقت تک بہت بڑا کام ہو چکا ہوتا آگے اولاد کے متعلق بھی اُن کی یہی خواہش ہے کہ وہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ اپنے بڑے بیٹے سیٹھ علی محمد صاحب کو ولایت بھجوایا اُن کے واپس آنے پر یہی خواہش ظاہر کی کہ دین کی خدمت کرے۔ چھوٹے لڑکے کے متعلق بھی ان کی یہی خواہش ہے کہ دین کا خادم رہے۔ وہ مجھ سے جب بھی اپنی اولاد کے متعلق دعا کی خواہش کرتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ

"دعا کریں میری اولاد دین کی خادم ہو۔"

تو تبلیغ کا اُن میں وہ جوش پایا جاتا ہے جو بعض مبلغین میں بھی نظر نہیں آتا جنہوں نے خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے یہ بھی ایک احسان سمجھتا ہوں کہ تجارت کرنے والے طبقہ میں سے بھی احمدی ہوں جو اپنے طبقہ میں تبلیغ کر سکیں۔ بائیس تئیس سال کا زمانہ گزر رہا ہے مگر اُن کے جوش تبلیغ میں فرق نہیں آیا۔"

حضورؓ فرماتے ہیں:

"میں نے اُن کے اخلاص اور تبلیغی خدمت کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ ہمارے کام کرنے والے نوجوان ان سے سبق سیکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح ایک شخص بڑی عمر میں جبکہ آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے کام کر رہا ہے دکان کے کاروبار سے وہ پنشن لے چکے ہیں اس میں کام نہیں کرتے ان کا الگ کرہ ہے جس میں اب وہ تصنیف کا کام کرتے ہیں نوجوانوں کو اُن [illegible] وقت اور [illegible] لئے صرف کرتے ہیں [illegible] کریا۔ تبلیغ احمدیت کے متعلق ان کا جوش ایسا ہے جیسے مسیح موعود علیہ السلام کے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

شاہراہِ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

معلمین وقفِ جدید کی تبلیغی و تربیتی مساعی

محترم انچارج صاحب وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ:-

(۱) مورخہ ۱۴/۵/۸۳ کو ایم۔ پی سکول چکر دھرپور (اڑیسہ) کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ میں مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت موسیٰ بنی مائینز اور مکرم شیخ بہرم صاحب مرشا بنی مائینز نے تقاریر کیں۔ آخر میں غیر از جماعت دوستوں کی طرف سے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

(۲) ــ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت موسیٰ بنی مائینز کی زیر صدارت جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا جس میں مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید اور صدر مجلس نے تقاریر کیں

(۳) ــ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مسجد احمدیہ مرکرہ میں مکرم جی الیس احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مکرم ایم۔ای محی الدین صاحب۔ مکرم میم عباس صاحب۔ مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید اور صدرِ مجلس نے اردو۔ کنڑ اور ملایالم میں تقاریر کیں۔

(۴) ــ مورخہ ۲۹/۵/۸۳ کو مرکرہ سے چھبیس کلومیٹر دُوری پر واقع مقام کوناڈ میں جلسہ یوم خلافت مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اس اجلاس سے مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب، مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید، عزیز ناصر احمد صاحب اور ایک بچی عزیزہ زینب بی بی سلمہا نے خطاب کیا۔ غیر احمدی احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

(۵) ــ مغربی بنگال کے متعدد مقامات پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ کی زیرِ نگرانی ماہ جون میں دس روزہ تبلیغی پروگرام میں وہاں کے معلمین وقفِ جدید۔ مکرم مولوی محمد یونس صاحب مکرم مولوی امان اللہ صاحب اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

بنگلہ دیش میں نویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس

مکرم الیف احمد صاحب بنگلہ دیش رقمطراز ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بنے پر لبیک کہتے ہوئے مورخہ ۲۷ رمئی ۸۳ء سے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا اور قرآن کریم۔ حدیث شریف اور دینی مسائل عربی۔ اردو۔ کتب سلسلہ۔ تاریخِ اسلام و احمدیت۔ تنظیم خدام الاحمدیہ جنرل معلومات صد سالہ جوبلی منصوبہ وغیرہ اُمور پر نصاب مقرر کیا گیا چنانچہ مورخہ ۲۷ رمئی کو نائب نیشنل امیر نے اس کا افتتاح کیا بزرگانِ جماعت مکرم مولوی احمد صادق محمود صاحب مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب صادق۔ مولوی سلیم اللہ صاحب۔ مولوی علی قاسم خان صاحب چودھری۔ مولوی محمد خلیل الرحمٰن صاحب۔ مولوی مظہر الحق صاحب۔ مولوی عبیدالرحمٰن صاحب۔ مولوی شہید الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب مولوی محمد عبدالجلیل صاحب اور مولوی امیر الحق صاحب نے بہت محنت سے خدام کو پڑھایا۔ کلاس میں تیس جماعتوں کے ۱۱۰ طلباء نے شرکت کی۔ مورخہ ۱۰ رجون کو بعد نماز جمعہ محترم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش کی صدارت میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ بعد دعا کلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

کیرنگ میں لجنہ و ناصرات اڑیسہ کا پہلا صوبائی اجتماع

مکرمہ حذیفہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اڑیسہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰/۵/۸۳ کو کیرنگ میں منعقد ہوا جس میں سھدرک۔ تار کوٹ۔ کٹک۔ کیندرا پاڑہ۔ دھوان ساہی۔ کرولی پور۔ سونگڑہ۔ چودوار۔ سوانہ پور۔ کرڈاپلی۔ خوردہ۔ بھونیشور۔ ڈاڈر کیا۔ موسیٰ بنی مائینز۔ نرگاؤں۔ محمود آباد۔ پینگار نگھر اور کوراپٹ سے لجنہ و ناصرات کی ممبرات شریک ہوئیں۔ مکرم زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کٹک کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک۔ عہد اور نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے لجنہ و ناصرات کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد پہلے لجنہ کے اور پھر ناصرات کے حُسن قرأت۔ اردو اور اڑیہ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مقابلہ بیت بازی بھی کرایا گیا جو بہت دلچسپ رہا ان سب مقابلہ جات کے بعد صدر صاحبہ نے ممبرات کو چند نصائح کیں۔ آخر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد دُعا اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

بزرگ والد کی یادیں: بقیہ صفحہ (۱۱)

پُرانے صحابہ مولوی بُرہان الدین صاحب وغیرہ میں تھا اور خُدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جوش اس طرح ہے کہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا مدراس میں تھا اگر اس فرد کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو جماعت کے لحاظ سے حیدرآباد کی جماعت بہت سُست اور بہت پیچھے ہے"۔

"حضرت سیٹھ صاحب خدمتِ دین میں ایسے مستغرق ہوئے کہ آپ نے وفات سے دس سال پہلے تک ۳۷ سال میں گیارہ لاکھ روپیہ خدمتِ دین میں صرف کیا۔ سلسلے کی بے نظیر خدمت میں سیٹھ عبداللہ بھائی کا مرتبہ .... اور متواتر سلسلہ کی خدمت میں ان کا نمبر غالباً سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ان کی مالی حالت میں جانتا ہوں ایسی اعلیٰ نہیں جیسا کہ بعض لوگ اُن کی امداد کو دیکھ کر سمجھتے ہیں۔ لیکن اُن کو خدا تعالیٰ نے نہایت پاکیزہ دل دیا ہے اور مجھے ان کی ذات پر خصوصاً اس لئے فخر ہے کہ اُن کے سلسلے میں داخل ہونے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کے متعلق مجھے پہلے سے اطلاع دی تھی۔ حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا بھی نہ تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے ان کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور میں ان کو خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت سمجھتا ہوں کاش کہ ہماری جماعت کے دُوسرے دوست اور خصوصاً تاجر اصحاب اُن کے نمونہ پر چلیں اور ان کے رنگ میں اخلاص دکھائیں تو سلسلہ کی تمام تنگیاں بھی کافور ہو جائیں اور خدا کی برکات بھی جو قربانیوں پر نازل ہوتی ہیں خاص طور پر نازل ہوں"۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے کہ آپؓ نے والد صاحب محترم کو اتنی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کی تمام نیکیوں اور قربانیوں کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی تمام اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے والی بنائے آمین

آخر میں تمام احباب سے اپنے لختِ جگر بیٹے عزیز محمد صالح مرحوم جن کی وفات بھی رمضان المبارک میں ہوئی تھی کی مغفرت، و بلندیٔ درجات کے لئے نیز اپنے شوہر محترم حسن صاحب کی بینائی کے لئے بھی جو روز بروز ختم ہوتی جا رہی ہے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

حقیقت پسندانہ تجزیہ: بقیہ صفحہ (۱۰)

کہ ہم سمجھتے ہیں جن کا اظہار موصوف نے زیرِ تبصرہ مضمون میں فرمایا ہے۔ اس لئے ہم قومِ مسلم کے ذلت و نکبت سے نجات پانے کا نقطہ خیال بتا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چودھویں صدی کے علماء نے حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے حمایت کرا اور اس پر اصرار کر کے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے اور کوئی مسلم فرقہ یا جماعت رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے خدائی عذاب سے بچ نہیں سکتی۔ بس ان عذابوں سے نکلنے کا واحد حل یہ ہے کہ قومِ مسلم کے علماء تو بی اختیار سے اپنے ادارہ کی طرف سے وفاتِ مسیح کا اقرار و اعلان کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا — کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسُولِ حق کو مٹی میں سُلایا — مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کرکے پھل ویسا ہی پایا — اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے انہیں اب ہے بُلایا — کہ سوچو عزتِ خیر البرایا

(درثمین اردو ص ۳۲)

پروگرام دورہ

مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بہار۔ یوپی۔ و راجستھان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار۔ یو۔پی۔ و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۸/۷/۸۳ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور باشرح بجٹ ۸۴-۱۹۸۳ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۸/۷/۸۳	کشن گڑھ	۲۰/۸/۸۳	۱	۲۱/۸/۸۳
رانچی سیملیہ	۲۰/۷/۸۳	۲	۲۲	اودے پور	۲۱	۱	۲۲
بھاگلپور برہ پورہ	۲۳	۴	۲۷	کامٹھ	۲۲	۲	۲۴
خانپور ملکی بلہر	۲۷	۲	۲۹	مدھانسی چوگاؤں	۲۴	۱	۲۵
بتوری	۲۹	۱	۳۰	راٹھ	۲۵	۲	۲۷
پکوڑہ	۳۰	۱	۳۱	مسکرا بودھی	۲۷	۱	۲۸
مونگھیر	۱/۸/۸۳	۱	۲/۸/۸۳	کانپور	۲۸	۱	۲۹
بھاگلپور	۲	۱	۳	فتحپور ہسوہ	۲۹	۱	۳۰
مظفرپور	۳	۱	۴	فیض آباد	۳۰	۱	۱/۹/۸۳
موتی ہاری	۴	۱	۵	گونڈہ	۳۱/۸/۸۳	۱	۱
بصیرت پور سیوان	۵	۱	۶	لکھنؤ	۱	۲	۳
اروال	۶	۱	۷	شاہجہانپور			
پٹنہ	۷	۱	۸	اودھم پور کھیا	۴	۴	۷
آرہ	۸	۱	۹	بریلی	۷	۱	۸
گیا	۹	۱	۱۰	امروہہ	۸	۲	۱۰
بنارس	۱۰	۱	۱۱	مرادآباد سرائے ترین	۱۰	۱	۱۱
کانپور	۱۱	۲	۱۳	ہاپوڑ	۱۱	۱	۱۲
[illegible]				دہلی	۱۲	۳	۱۵
شکوہ آباد	۱۳	۲	۱۵	میرٹھ	۱۵	۱	۱۶
ندگلہ گھنٹو	۱۵	۱	۱۶	انبیٹھہ	۱۶	۱	۱۷
ساندھن	۱۶	۱	۱۷	کرنال	۱۷	۱	۱۸
صالح نگر	۱۷	۲	۱۹	شملہ	۱۸	۲	۲۰
بجے پور	۱۹	۱	۲۰	قادیان	۲۱/۹/۸۳	-	-

تصحیح

(۱) انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی فہرست اخبار بدر میں دفتری غلطی کے باعث غلط شائع ہو گئی تھی سیکرٹری تحریک جدید مکرم انوار خاں صاحب منتخب ہوئے ہیں جبکہ مکرم شیخ تعلیم صاحب کا نام شائع ہوا ہے۔ اسی طرح سیکرٹری وقف جدید کے لئے مکرم بہادر خاں صاحب کا نام شائع ہونے سے رہ گیا تھا اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(۲) فہرست انتخاب عہدیداران باڑی پورہ میں بھی سہواً کچھ غلطی ہوئی ہے احباب درج ذیل تفصیل کے مطابق تصحیح کرلیں۔

سیکرٹری مال	مکرم میر عبدالحمید صاحب ایم۔اے۔بی ایڈ
" تعلیم	" [illegible] احمد صاحب کوٹے بی۔اے
رضیافت و جائداد	" عبدالرحمٰن خاں صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خداتعالیٰ کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کیلئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں :-

(۱) —— امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔

(۲) —— امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔

(۳) —— امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ ؍ تبوک ۱۳۶۲ ہش / ۲۴ ؍ ستمبر ۱۹۸۳ء سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کرکے اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کرکے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش / اگست ۱۹۸۳ء کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

اور انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ ؍ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ اسی طرح حضور پُرنور نے اسی موقعہ پر بذریعہ انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء کی بھی منظوری عنایت فرمائی ہے یہ انتخاب مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کے کسر پر ایک نمائندہ مجلسِ شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکے۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دعا

تنگی حالات کی بنا پر [illegible] میری ملازمت جاتی رہی۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ نیز مجھے میری بیوی رفیعہ احمد اور ہماری بچی عزیزہ ساجدہ احمد کو صحت والی لمبی اور مومنانہ زندگی عطا فرمائے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور تمام آفات و ابتلاؤں سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین

والسلام طالب دعا شیخ نثار احمد ٹورنٹو کینیڈا

پروگرام دورہ

مکرم مولوی محمد عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جملہ مجالس انصار اللہ بنگال - مدراس - کیرالہ - تامل ناڈو - آندھرا اور کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ زعماء مجالس اور ناظمین اعلیٰ سے مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ تعاون کی درخواست ہے۔ موصوف اپنے اس دورہ میں مجلس کے چندہ جات۔ نئے بجٹ کی تشخیص اور وصولی چندہ جات کے ساتھ ساتھ زعماء کرام کا انتخاب اور مجلس سے متعلق جملہ امور کی انجام دہی فرمائیں گے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	..	-	۱۹/۷/۸۳	۱۵	کینانور	۱۴/۸/۸۳	۲	۱۶/۸/۸۳
۲	کلکتہ	۲۱/۷/۸۳	۵	۲۶	۱۶	منگلاتی کوڈاتی	۱۶	۲	۱۸
۳	مدراس	۲۷	۳	۳۰	۱۷	بینگاڈی	۱۸	۲	۲۰
۴	میلاپالیم	۳۱/۷/۸۳	۱	۱/۸/۸۳	۱۸	موگرال	۲۰	۱	۲۱
۵	کیرونگاپلی	۱	۲	۳	۱۹	بنگلور	۲۲	۳	۲۵
۶	آلیپی	۳	۱	۴	۲۰	شیموگہ	۲۵	۲	۲۷
۷	آیراپورم	۴	۱	۵	۲۱	یادگیر	۲۷	۲	۲۹
۸	موریاٹی	۵	۱	۶	۲۲	چنتہ کنٹہ	۳۰	۲	۱/۹/۸۳
۹	الانور	۶	۱	۷	۲۳	ونقٹانی	۱/۹/۸۳	۱	۲
۱۰	کیرولائی	۷	۱	۸	۲۴	جڈچرلہ مجیر منگہ			
۱۱	پتھاپریم	۸	۱	۹		شادنگر	۲	۱	۳
۱۲	کالیکٹ	۹	۳	۱۲	۲۵	چنداپور یکاریڈی براستہ حیدرآباد	۳	۱	۵
۱۳	کوڈیاتھور	۱۲	۱	۱۳	۲۶	حیدرآباد	۵	۵	۱۰
۱۴	کالیکٹ	۱۳	۱	۱۴	۲۷	قادیان	۱۲/۹/۸۳	-	-

اصلاح و ارشاد ہر احمدی کا فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"وقفِ عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو اسی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔

(از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت ارشاد کے مطابق جماعتوں کے صدر صاحبان اور مبلغین کرام احبابِ جماعت کو اس بابرکت تحریک اور سکیم "عارضی وقف" میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور احباب جماعت انفرادی طور پر خود بھی اس سکیم کے تحت حسبِ توفیق اپنی زندگی کے کچھ ایام "عارضی وقف" کے تحت وقف کر کے روحانی و جسمانی فوائد سے اپنی جھولیوں کو بھرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو اپنے پیارے آقا کی اس بابرکت تحریک پر خوشی خوشی لبیک کہتے ہوئے "عارضی وقف" کی سکیم میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

اکثر احباب یہ خواہش رکھتے ہیں کہ مرکز قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحی اور دیگر مواقع پر قربانی یا صدقہ جانور کا انتظام کیا جائے۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ گوشت کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ کے باعث آج کل ایک بکرے کی قیمت اندازاً تین صد روپے ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ احباب اسی شرح سے رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

۲- بیرونی ممالک کے رہنے والے احباب بھی نوٹ کرلیں اور آئندہ اسی شرح سے ہندوستانی کرنسی کے برابر رقوم بھجوانے کا انتظام کریں۔

مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲- اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرمادیں۔ نیز دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸، ۹ اخاء/اکتوبر ۱۳۶۲ھش/۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو "صدر مجلس استقبالیہ" مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطۂ نظر سے کامیاب و نتیجہ خیز بنائے۔ آمین

المعلن:- محمد حمید کوثر

انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

AHMADIYYA MUSLIM MISSION 17.Y.M.C-A.ROAD

BOMBAY 400008

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپ کا بھی فرض ہے

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH- 275475 / RESI. 273903
CALCUTTA -700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE: 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. Co.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" صفحہ ۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA -39.

تار کا پتہ:- "AUTO CENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ میگنو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM
برائے:- ایمبیسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
HM

AUTO TRADERS
16- MANGOE LANE CALCUTTA -700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس مدراس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
P.O. BOX --4583.
BOMBAY — 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

مِنْ جَانِبِ:- احمدیہ مسلم مشن۔ ڈی ۲۰ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۱۷۔۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر:- ۴۴۳۷۱۷

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔" (سُنن ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

پیشکش:-

محمد اقبال اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس۔ ۶۰۰۰۰۴

صلاح الدین موٹرس

ارشادِ نبوی

لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ

(ابوداؤد)

ترجمہ:- مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ اور نہ اُن کے عیبوں کی جستجو کرو۔!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ۔ کشمیر

گُڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

ایکپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر ناد انوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.

BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- ۴۴۳۰۱

پیپلز موٹر گارڈل

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: شاربون

شاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!